انسانی اعضاء کی پیوندکاری

تحریر: علامہ سید افتخار حسین نقوی النجفی

انسانی اعضاء کی پیوندکاری جدید فقہی مسائل میں سے ایک ہے۔زیرنظر مقالے میں انسانی اعضاء کی پیوندکاری کے مسئلہ کی اقسام اوران کا شرعی حکم دلائل کے ساتھ بیان ہوا ہے۔

ناشر: منتہائے نور مرکز تحقیقات اسلام آباد

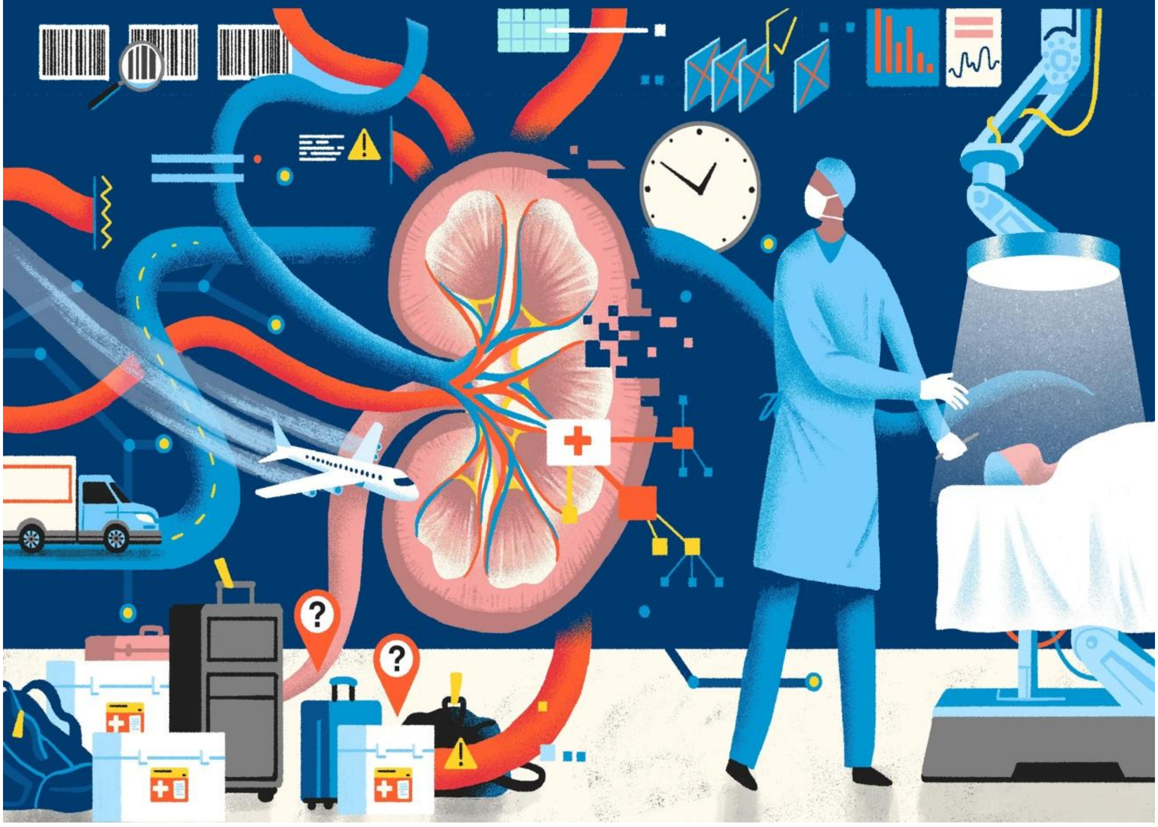

انسانی اعضاء کی پیوندکاری

تحریر: علامہ سید افتخار حسین نقوی النجفی

ناشر: منتہائے نور مرکز تحقیقات، اسلام آباد

مقدمہ

انسانی اعضاء کی پیوندکاری سے مراد کسی انسان کے جسم سے بعض خاص اعضاء کو کاٹ کر کسی دوسرے انسان کے جسم کے ساتھ پیوند کرنا ہے؛ایسے اعضاء میں دل، جگر، گردے، پھیپھڑے،آنکھیں، بعض آنتیں اور گوشت وغیرہ شامل ہیں۔

انسانی اعضاء کی پیوندکاری کا موضوع، مختلف جہتوں سے فقہی مسائل سے مربوط ہے یہی وجہ ہے کہ یہ مسئلہ فقہی و شرعی لحاظ سے ایک اہم اور حساس موضوع شمار ہوتا ہے۔واضح رہے کہ انسانی اعضاء کی پیوندکاری کے مسئلہ پیغمبر اکرم اور ائمہ معصومین کے دور میں موجودہ طرز سے رائج نہیں تھا بلکہ یہ جدید دور میں پیش آنے والے مسائل میں سے ہے۔ اور چونکہ قرآن مجید، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کی سنت اور ائمہ معصومین علیہم السلام کے فرامین میں پیوندکاری کے بارے میں کوئی خاص نص ہماری دسترس میں نہیں ہے، اسی لئے قرآن وسنت سے اس مسئلہ کے شرعی حکم کا استنباط قدرے مشکل کام ہے جس کے لئے فقہاء کے اقوال و دلائل کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔

انسانی اعضاء کی پیوندکاری کے مسئلہ کی فروعات

واضح رہے کہ انسانی اعضاء کی پیوندکاری کا مسئلہ فقہی و شرعی اعتبار سے متعدد فروعات کا حامل ہے اور مختلف صورتوں میں اس مسئلہ کا فقہی حکم بھی مختلف ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ معاصر فقہاء اور اسلامی مذاہب کے علماء کے درمیان انسانی اعضاء کی پیوندکاری کے سلسلہ میں کوئی ایک متفقہ رائے نہیں پائی جاتی بلکہ تمام فقہاء نے بعض صورتوں میں اس عمل کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے جبکہ بعض مخصوص حالات اور شرائط کے ساتھ اس عمل کی بعض قسموں کو جائز قرار دیا ہے؛ لہٰذا ہم ذیل میں پیوندکاری کے مسئلہ کی بعض اہم صورتوں کے فقہی و شرعی احکام و دلائل کو مختصر طور پر بیان کرتے ہیں۔

انسانی اعضاء کی پیوندکاری کی اقسام اور ان کا شرعی حکم

واضح رہے کہ انسانی اعضاء کی پیوندکاری کی متعدد صورتیں ہیں، انہی متعدد صورتوں کی وجہ سے ان کا شرعی و فقہی حکم بھی مختلف ہوتا ہے، ذیل میں چند صورتوں کو بیان کرتے ہیں۔

1): زندہ انسان کے اپنے عضو کی اپنے ہی بدن سے پیوندکاری

اس کی مختلف صورتیں ہیں:

ا۔ انسان کے اپنے کسی عضو کی اپنے ہی بدن سے پیوندکاری فقہاء کی نظر میں جائز ہے لیکن اس کے لئے دو اہم شرائط ہیں: اول یہ کہ خود انسان پیوندکاری کے عمل پر راضی ہو؛ دوسرے یہ کہ پیوندکاری کے عمل کا فائدہ اُس عضو کے کاٹنے کے نقصان کی نسبت زیادہ ہو۔(المسائل المستحدثۃ فی الطب (ناصر مکارم شیرازی): ج ا ص ۱۵۰، ۱۵۱)

۲۔ اسی طرح اگر انسان کا کوئی عضو بیماری یا حادثہ وغیرہ کی بنا پر جدا ہو جائے تو اُس کی پیوندکاری بھی تمام معاصر فقہاء جائز سمجھتے ہیں کیونکہ ایسی پیوندکاری کی ممنوعیت پر کوئی دلیل نہیں ہے (مجلۃ البحوث الاسلامیۃ ع، شمارہ ۲، ج ۲۲/۱۴۰۷ ق)۔

۳۔ انسان کی اپنے بدن کے ساتھ کسی ایسے عضو کی پیوند کاری جو شرعی سزا (حد) یا قصاص کے طور پر اُسی کے بدن سے جدا کیا گیا ہو؛ اس سلسلہ میں اکثر امامیہ فقہاء ایسی پیوند کاری کو شرعی حدود اور قصاص کی حکمت و فلسفہ کے خلاف اور ناجائز سمجھتے ہیں؛ اس نظریہ کے قائل فقہاء کی نظر میں قصاص کے طور پر جدا کیا گیا عضو اُس (جانی) کی ملکیت نہیں ہے اور روایت کے مطابق اگر وہ شخص دوبارہ اُس عضو کی پیوند کاری کرے تو اُسے دوبارہ کاٹا جائے گا؛ لہٰذا قصاص کے طور پر جدا کئے گئے عضو کو دفن کرنا ضروری ہے۔ (فاضل لنکرانی، جامع المسائل، ۲، ۴۵۸، چاپ اول، قم، مطبوعاتی امیر.)

البتہ دوسرے بعض فقہاء کی رائے کے مطابق ایسی پیوند کاری کے ناجائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ حد یا قصاص کے حکم کے ایک مرتبہ اجراء اور نفاذ کے بعد شرعی ذمہ داری ساقط ہو جاتی ہے۔

نیز قصاص کے طور پر انسان کے جسم سے کاٹے گئے عضو کی کسی دوسرے شخص کے ساتھ پیوند کاری کو مجنی علیہ اور حاکمِ شرع کی اجازت سے سمجھتے ہیں۔

۳): زندہ مسلمان کے عضو کی کسی دوسرے مسلمان کے بدن کے ساتھ پیوند کاری

اگر زندہ مسلمان سے حد یا قصاص کے طور پر کوئی عضو جدا کیا جائے تو ایسے عضو کی کسی دوسرے مسلمان کے ساتھ پیوند کاری جائز ہے؛ لیکن زندہ مسلمان سے حد یا قصاص کے بغیر کسی عضو کو جدا کرنے کے لئے کچھ مخصوص شرائط ہیں جس میں سے بنیادی شرط وہ عضو عطا کرنے والے کی رضایت ہے اور اس کی رضایت کے نفاذ کے لئے ضروری ہے کہ وہ شرعی ذمہ داری کی عمومی شرائط مثلاً بلوغ و عقل کا حامل ہو۔ اس بنا پر کسی چھوٹے بچے یا ذہنی مریض شخص کے کسی عضو کو پیوند کاری کے لئے کاٹنا جائز نہیں ہے اگرچہ اُس بچے کا ولی اجازت بھی دے۔ (المسائل المستحدثہ فی الطب (ناصر مکارم شیرازی): ج ۱ ص ۱۵۲؛ مسائل مستحدثہ (اقتصاد، پزشکی، حقوقی، سیاسی، اجتماعی، متفرقہ)، ج ۱ ص ۱۷۳)

پس زندہ مسلمان کے عضو کی کسی دوسرے مسلمان کے ساتھ پیوند کاری میں موردِ نظر عضو کی قسم اور عضو عطا کرنے والے کی حالت کو مد نظر رکھنا ضروری ہے، چنانچہ اگر وہ عضو جسم کے اصلی اعضاء میں سے شمار ہو جیسے دل یا مغز وغیرہ اور اُس عضو کا جدا کرنا اُس شخص کی جان کے لئے خطرہ ہو تو اگرچہ وہ اس عمل پر راضی ہو پھر بھی اُس عضو کو جدا کرنا تمام فقہاء کے نزدیک حرام اور خود کشی کا مصداق ہے۔ (کلمات سدیدہ فی مسائل جدیدہ (محمد مؤمن قمی): ج ۱ ص ۱۶۵-۱۶۶؛ الفقہ اسلامی وادلّتہ (وہبہ مصطفیٰ زحیلی): ج ۹، ص ۵۲۳؛ ملحقات رسالہ آیت اللہ خوئی با حاشیہ آیت اللہ تبریزی (ابوالقاسم خوئی): ج ۱، ص ۲۷، در توضیح المسائل مراجع)

اسی طرح اگر کسی عضو کی جدائی جسم میں کسی بنیادی اور اہم نقص کا باعث ہو (جیسے ایک آنکھ کا نکالنا، یا ایک پاؤں کا کاٹنا وغیرہ) تو اکثر فقہاء کے نزدیک ایسا کرنا حرام ہے کیونکہ یہ اپنے نفس کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ (الفقہ اسلامی وادلّتہ (وہبہ مصطفیٰ زحیلی): ج ۹، ص ۵۲۳؛ ملحقات رسالہ آیت اللہ خوئی با حاشیہ آیت اللہ تبریزی (ابوالقاسم خوئی): ج ۱، ص ۲۷، در توضیح المسائل مراجع)

آقائے سیستانی کے نظریہ کے مطابق اگر کسی عضو کا جدا کرنا اُس شخص کے لئے بہت زیادہ ضرر کا باعث ہو، جیسے ایک آنکھ کاٹنا، یا ہاتھ یا پاؤں کاٹنا وغیرہ جائز نہیں ہے، اور اگر ایسا نہ ہو تو جائز ہے مثلا کھال کا کچھ حصہ یا گوشت کا کچھ حصہ وغیرہ۔ (فتاوی منہاج الصالحین، ج ۱، مبحث ۱۹، احکام الترقیع)۔

لہٰذا اگر کسی عضو کی جدائی، انسان کی سلامتی کو خطرے میں نہ ڈالے اور کسی دوسرے مسلمان کی جان بچانا بھی اُسی پر موقوف ہو اور اس عضو کے حصول کا کوئی اور قابلِ عمل راستہ بھی نہ ہو (جیسے کسی ضرورتمند کو ایک گردہ عطا کرنا) تو ایسی صورت میں پیوندکاری کے جائز ہونے میں کوئی خاص اختلاف نہیں پایا جاتا۔ (توضیح المسائل مراجع: ج ۱ ص ۷۸۱، ۷۸۲)

۴): کسی مسلمان کے عضو کی کافر یا کافر کے عضو کی مسلمان سے پیوندکاری

امامیہ فقہاء کے مطابق کسی غیر مسلم اور کافر کے عضو کی مسلمان کے جسم کے ساتھ پیوندکاری میں کوئی ممنوعیت نہیں ہے اور اس مسئلہ میں کفر آڑے نہیں آتا؛ کیونکہ انسانی بدن کے اعضا کے سلسلہ میں اسلام و کفر کا کوئی معنی نہیں ہے بلکہ یہ سب اعضاء ایسے آلات کے طور پر ہیں جن سے انسان اپنے عقیدہ کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے استفادہ کرتا ہے، لہٰذا اگر کافر کے بدن کا کوئی عضو مسلمان کے بدن کے ساتھ پیوند کر دیا جائے تو وہ مسلمان ہی کی حالت کا حصہ بن جائے گا۔ مخفی نہ رہے کہ قرآن مجید کے مشرکین کو نجس قرار دینے سے مراد حسی نجاست نہیں ہے جو جسم کو آلودہ کر دے بلکہ اس سے معنوی نجاست مراد ہے؛ یہی وجہ ہے کہ امامیہ فقہاء کی رائے کے مطابق کافر کے عضو کی مسلمان کے جسم کے ساتھ پیوندکاری جائز ہے۔ (تحریر الوسیلہ (امام خمینی): ج ۲ ص ۶۲۴؛ منہاج الصالحین: ج ۱ ص ۴۲۷)

البتہ کسی مسلمان کے عضو کی کافر کے جسم کے ساتھ پیوندکاری کے مسئلہ میں قدرے اختلافِ رائے پایا جاتا ہے؛ بعض معاصر امامیہ فقہاء کے مطابق مخصوص شرائط کے ساتھ اس عمل میں کوئی حرج نہیں ہے، چنانچہ آیت محمد مؤمن قمی لکھتے ہیں: جب مذکورہ شرائط کا لحاظ کیا جائے تو مسلمان کی میت کے عضو کی کافر کے جسم کے ساتھ پیوندکاری میں کوئی حرج نہیں ہے، یعنی اگر مسلمان کی رضایت اور مرضی کے ساتھ عضو عطا کیا جائے اس طرح کہ اگر عضو لینے والا مسلمان ہوتا تو اُس کے لئے بھی یہ عمل جائز ہوتا۔ (کلمات سدیدہ فی مسائل جدیدہ (محمد مؤمن قمی))

البتہ آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای کے نزدیک کافر کی پیوندکاری کے لئے کسی مسلمان کا اپنا کوئی عضو عطا کرنا ضرورت اور مصلحت سے خالی ہے کیونکہ ایسی صورت میں اپنے نفس کو ضرر پہنچانے کے دلائل کی حرمت باقی رہے گی لہٰذا ایسی صورت میں مسلمان کے عضو کو کاٹنا جائز نہ ہوگا۔ (مبانی مشروعیت پیوند اعضا (میر ہاشمی)، ۸۵/۱۲/۵)

۵): مردہ شخص کی زندہ سے پیوندکاری

علمائے اسلام کے نزدیک کسی مسلمان شخص کی میت کے اعضا کو کاٹنا حرام ہے کیونکہ ایسا عمل مُثلہ کرنے کا مصداق اور مؤمن میت کی توہین ہے اور متعدد احادیث میں ایسے عمل سے منع کیا گیا ہے۔ البتہ کچھ خاص شرائط کے ساتھ یہ عمل جائز ہے جن میں سے سب سے اہم کسی مسلمان کی جان بچانا ہے۔

چنانچہ امامیہ فقہاء کی رائے کے مطابق اگر کسی مسلمان کی زندگی اُس میت کے عضو کی پیوندکاری پر موقوف ہو تو کوئی حرج نہیں ہے، البتہ ضروری ہے کہ اس سلسلہ میں میت کی رضایت اُس کی وصیت کے ذریعہ ثابت ہو یا میت کا شرعی وارث اس عمل کی اجازت دے۔ (توضیح المسائل مراجع: ج ۱ ص ۷۸۱ ، ۷۸۲)

البتہ مخفی نہ رہے کہ مسلمان میت کے عضو کا کاٹنے اور زندہ مسلمان کے جسم کے ساتھ پیوندکاری کرنے کی اہم ترین دلیل مسلمان کی جان کی حفاظت کی اہمیت ہے۔(تحریرالوسیلہ (روح اللہ خمینی) : ج ۲ ص ۵۶۵؛ کلمات سدیدہ فی مسائل جدیدہ (محمد مؤمن قمی) : ج ۱ ص ۱۳۵ ؛المسائل المستحدثہ فی الطب: (ناصر مکارم شیرازی) ج ۱، ص ۱۵۷)

البتہ مخفی نہ رہے کہ اگر کسی مسلمان کی زندگی اُس میت کے عضو کی پیوندکاری پر موقوف ہو لیکن صرف زندہ مسلمان کی صحت و تندرستی کے لئے میت کے عضو کی پیوندکاری مقصود ہو تو ایسی صورت میں میت کے عضو کے کاٹنے کے جائز یا ناجائز ہونے کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلافِ رائے پایا جاتا ہے، اور بعض فقہاء نے اس بارے میں حتمی رائے نہیں دی ہے۔

۱۔ مصنوعی اعضاء کی پیوندکاری

مصنوعی اعضاء کی پیوندکاری میں سب سے پہلے اُس مصنوعی عضو کے مادہ کو دیکھنا ہوگا؛ اگر وہ عضو لوہے یا پلاسٹک وغیرہ کی جنس سے ہے تو اس کی پیوندکاری تمام اسلامی مذاہب کے فقہاء کے نزدیک جائز ہے اور اس میں کوئی شرعی ممنوعیت نہیں ہے۔(المسائل المستحدثہ فی الطب (ناصر مکارم شیرازی): ج ۱ ص ۱۵۰ ، ۱۵۱؛ مجلّہ فقہ اہل البیت، سال ۳، ش ۹ (۱۴۱۹)

چونکہ مرد کے لئے سونا پہننا اور سونے سے خود کو سنوارنا حرام ہے لہٰذا دانت وغیرہ کی سونے سے پیوندکاری کو صحیح نہیں سمجھتے اور خاص طور پر اگر یہ پیوندکاری زینت کے ارادے سے سامنے کے دانتوں کے لئے ہو تو ایسا کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ (رجوع کریں: تحریرالوسیلہ (امام خمینی) ج ۱، ص ۱۳۱).

۲۔ حیوانی اعضاء کی پیوندکاری

کسی زندہ حیوان یا تذکیہ شدہ مردہ حیوان کے بدن کے اعضاء کی پیوندکاری (جیسے حیوان کی آنکھ کا انسان کے ساتھ پیوند کرنا) تمام اسلامی مذاہب کے فقہاء کے نزدیک جائز ہے اور اس میں کوئی شرعی ممنوعیت نہیں ہے۔(المسائل المستحدثہ فی الطب (ناصر مکارم شیرازی): ج ۱ ص ۱۵۰ ، ۱۵۱؛ مجلّہ فقہ اہل البیت، سال ۳، ش ۹ (۱۴۱۹)

پیوندکاری کے جواز کے شرعی دلائل کا خلاصہ

سابقہ بیان سے واضح ہوتا ہے کہ انسانی اعضاء کی پیوندکاری کے سلسلہ میں بعض جزئی اور فرعی صورتوں کے علاوہ، اکثر فقہاء کی ایک جیسی رائے ہے؛ البتہ مخفی نہ رہے کہ اکثر موارد میں پیوندکاری کے جواز کے شرعی دلائل کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

پہلی دلیل

اضطرار کی صورت میں حرام عمل کے جواز پر مبنی آیات؛ مثلاً سورہ بقرہ: آیت ۱۷۳؛ سورہ انعام: آیت ۱۱۸؛ سورہ انعام: آیت ۱۱۹ سے استفادہ ہوتا ہے کہ اضطراری حالت میں انسان کی جان کو نجات دلانے کے لئے پیوند کاری کا عمل جائز ہے؛ کیونکہ یہ تین آیات مشہور فقہی قاعدہ (الضرورات تبیح المحضورات) کے لئے کلی اصول ہے؛ { فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ } یعنی جو ضرورت کی بنا پر محرمات سے استفادہ کرنے پر مجبور ہو اُس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

اسی وجہ سے جب محرمات کے لئے کوئی شرعی ضرورت نہ ہو تو حرام ہیں اور جب شرعی ضرورت اور مجبوری پیش آ جائے تو جائز اور حلال ہیں، جیسا کہ آیت مبارکہ { فَمَنِ اضْطُرَّ... فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ } میں اسی نکتہ کی طرف اشارہ ہے۔

مذکورہ آیات واضح طور سے دلالت کرتی ہیں کہ شرعی طور پر اضطراری حالات میں تمام محرمات جائز ہو جاتے ہیں، اور چونکہ انسان کی جان کی حفاظت ایک اضطراری مسئلہ ہے لہٰذا اگر پیوند کاری کے ناجائز ہونے کے دلائل کو قبول بھی کر لیا جائے پھر بھی اس عمل کے کلی طور پر ناجائز اور حرام ہونے کا فتوا نہیں دیا جا سکتا بلکہ اضطراری حالات کے پیشِ نظر کسی انسان کی زندگی کو نجات دینے کے لئے دوسرے انسان کے اعضاء سے استفادہ کرنا جائز ہوگا۔

دوسری دلیل:

قرآن مجید کی سات آیتیں جو دینی احکام میں آسانی اور سہولت پر دلالت کرتی ہیں: جیسے آیت «يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ» (بقرہ، ۱۸۵)۔

یہ آیات فقہی قاعدہ «إن العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب» کی طرف اشارہ ہیں جس کی بنا پر نص میں لفظ کا عام ہونا معتبر ہے، نہ کہ سبب کا خاص ہونا۔ لہٰذا اگرچہ مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں آیت کے ظاہری الفاظ کی بنا پر مسافر اور مریض کے لئے روزہ کے افطار کرنے کے مباح ہونے پر ہی اکتفا کیا ہے کیونکہ یہ آیت روزہ کے مسئلہ کے بارے ہے لیکن چونکہ اس آیت میں حکم بیان کرنے والے الفاظ عام ہیں اور ایک عام مفہوم پر دلالت کرتے ہیں لہٰذا اسے صرف روزہ کے مسئلہ میں چھوٹ کے ساتھ مخصوص نہیں کرنا چاہیے۔

تیسری دلیل:

وہ آیات جن میں انسان کو اپنے اور دوسروں کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع کیا گیا ہے؛ چنانچہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: «وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ» (بقرہ، ۱۹۵)؛ اس آیت میں بھی لفظ کی عمومیت کا لحاظ کرنا ہوگا، اس بنا پر اگر کسی مجبور انسان کو اپنے جسم کے کسی عضو کے ضائع ہونے کی بنا پر اپنی جان کا خطرہ لاحق ہو اور اُس کی جان کی حفاظت پیوند کاری کے عمل سے وابستہ ہو تو واضح ہے کہ اگر وہ پیوند کاری کا عمل انجام نہ دے تو گویا اُس نے خود کو ہلاکت میں ڈال دیا، جبکہ اللہ تعالی نے خود کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے۔

چوتھی دلیل:

چونکہ ضرورتمند بیماروں کے لئے انسانی اعضاء کی پیوندکاری کے عمل کو حرام قرار دینا، انسانی معاشرے کے لئے بہت بڑا حرج شمار ہوتا ہے اور اسلامی فقہ کے قواعد یُسر اور رفع حرج کے مطابق، حرج کے عمل کا شرعی حکم مباح ہو جائے گا۔

پانچویں دلیل:

انسانی اعضا کی پیوندکاری کا عمل، انسانی بیماریوں اور مشکلات کے لئے علاج شمار ہوتا ہے، اور شریعت میں بیماروں کو اپنی بیماری کے علاج کا حکم دیا گیا ہے۔ انسانی معاشرے میں کتنے ہی انسان اعضاء کی پیوندکاری کی بناپر یقینی موت سے نجات حاصل کرتے ہیں؛ اس بناپر کہا جاسکتا ہے کہ اعضاء کی پیوندکاری کا عمل ایک طرح سے علاج ہے جو اضطراری صورت میں بالکل جائز ہوگا۔

منابع

1. بررسی فقهی پیوند اعضا از دیدگاه مذاهب اسلامی (سید طه مرقاتی؛ نور محمد نور محمدی): فصلنامه تخصصی حبل المتین، شماره چهاردهم، بهار 1395۔
2. پیوند و خرید وفروش اجزای بدن (اسماعیل اسماعیلی): سال ۱، ش ۱ (پاییز ۱۳۷۳).
3. تحریر الوسیله (روح الله موسوی خمینی): قم، مؤسسة دار العلم.
4. توضیح المسائل مراجع: باره مراجع معظّم تقلید کے فتاوٰی، جمع آوری: محمد حسن بنی هاشمی خمینی، قم ۱۳۷۸ش.
5. فتاوی منهاج الصالحین (سید علی سیستانی): مشهد، نشر مکتب آیت الله السیستانی.
6. الفقه اسلامی وادلّته (وهبه مصطفیٰ زحیلی):
7. کلمات سدیده فی مسائل جدیده (محمد مؤمن قمی): قم ۱۴۱۵، مؤسسه نشر اسلامی.
8. مبانی تکملة منهاج الصالحین (سید خوئی): نجف اشرف، انتشارات آدم.
9. مجموعه استفتائات جدید (مکارم شیرازی): انتشارات مدرسه امام علی بن ابی طالب.
10. المسائل المستحدثه فی الطب (ناصر مکارم شیرازی): مجلّه فقه اهل البیت، سال ۳، ش ۹ (۱۴۱۹)
11. مسائل مستحدثه (اقتصاد، پزشکی، حقوقی، سیاسی، اجتماعی، متفرقه)، تهران: مؤسسه تنظیم و نشر آثار امام خمینی، ۱۳۷۴ش۔